سجدہ شکر کے لیے تیمم کیا، تو کیا اس سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-8028 تاریخ: 13-09-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بہارِ شریعت میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ سجدۂ شکر کی نیت سے تیمم کرے، تو اس سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ملفوظات میں سجدۂ شکر کو سنتِ مستحبہ لکھا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ سنتِ مستحبہ والے قول پر تو یہ عبادتِ مقصودہ ہو گا اور عبادتِ مقصودہ جو بغیر طہارت جائز نہ ہو، اُس کی نیت سے جو تیمم کیا گیا، اس سے نماز درست ہوتی ہے اور سجدۂ شکر کی نیت سے کیے گئے تیمم کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق مختلف اقوال ہیں، تو رہنمائی فرمائیے کہ اس بارے میں دُرست قول کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

راجح و دُرست قول یہ ہے کہ سجدۂ شکر کی نیت سے کیے گئے تیمم کے ساتھ نماز پڑھی جاسکتی ہے، اِسی کو سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ترجیح دی ہے اور اسی کو مفتٰی بہ قول قرار دیا ہے۔

مسئلہ کی تفصیل: اس فتوی میں درج ذیل تین اُمور پر گفتگو کی جائے گی۔

(1) کسی عبادت کے لیے کیے گئے تیمم سے جوازِ نماز کے متعلق اُصول کا بیان۔

(2) ہمارے اِس مسئلہ مبحوث عنہا میں اختلاف کا سبب اور سجدۂ شکر کی شرعی حیثیت کا بیان۔

(3) اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مؤقف و ترجیح یافتہ قول کا بیان۔

(1) کسی عبادت کے لیے کیے گئے تیمم سے جوازِ نماز کے متعلق اصول:

اُصول یہ ہے کہ مطلقاً کسی عبادت کی نیت سے تیمم کیا، تو اس سے نماز جائز ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں: (۱) وہ

عبادت، عبادتِ مقصودہ ہو۔(۲) اور بلا طہارت جائز نہ ہو، مثلاً: نماز کہ یہ ایسی عبادت ہے، جو مقصودہ بھی ہے اور بغیر طہارت کے جائز بھی نہیں، یونہی جُنُبی کے لیے تلاوتِ قرآن بھی اور جہاں یہ دو شرائط نہ پائی جائیں، تو اُس تیمم سے نماز پڑھنا جائز نہیں، جیسا کہ جُنُبی نے پانی نہ ہونے کی صورت میں قرآنِ کریم کو چھونے یا مسجد میں داخل ہونے کے لیے تیمم کیا، تو تیمم صحیح ہے، مگر وہ اس سے نماز نہیں پڑھ سکتا کہ مصحف شریف کو چھونا یا مسجد میں داخل ہونا عبادتِ مقصودہ نہیں، یونہی پانی نہ ملنے کی صورت میں بے وضو شخص نے زبانی تلاوت کرنے یا جنبی نے کلمہ طیبہ یا دیگر اذکار پڑھنے کے لیے تیمم کیا، تو تیمم دُرست ہوا، مگر اس سے نماز پڑھنا جائز نہیں، کہ یہ عبادتیں اگرچہ مقصودہ ہیں، مگر یہ مذکورہ افراد کے لیے بغیر طہارت کے بھی جائز ہیں، لہٰذا اس تیمم سے بھی نماز نہیں پڑھی جا سکتی، الغرض جہاں مذکورہ دو شرطیں اکھٹی پائی جائیں گی، اس تیمم سے نماز جائز ہو گی، ورنہ نہیں، لہٰذا سجدۂ شکر کی نیت سے تیمم کیا، تو اس سے بھی نماز پڑھنا جائز ہو گی کہ یہ عبادتِ مقصودہ بھی ہے اور اس کے لیے طہارت بھی شرط ہے۔

(2) نیز فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ جو تیمم، نماز یا ایسے عمل کے لیے کیا جائے جو نماز کے کسی جز کی قبیل سے ہو، تو اس سے دیگر نمازیں ادا کرنا بھی جائز ہوتا ہے، لہٰذا اِس اُصول کی روشنی میں سجدۂ شکر کے لیے کیے گئے تیمم سے دیگر نمازیں ادا کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، کیونکہ سجدۂ شکر بھی نماز کے جز یعنی سجدہ کے قبیل سے ہے۔

(2) اس مسئلہ میں اختلاف کا سبب اور سجدۂ شکر کی شرعی حیثیت کا بیان:

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب سجدۂ شکر ان اُصولوں کے تحت آتا ہے، تو اس کی نیت سے کیے گئے تیمم کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق اختلاف کیوں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل اِس مسئلہ میں اختلاف کی بنیاد اس مسئلے پر ہے کہ سجدۂ شکر مشروع ہے یا نہیں؟ تو جن فقہائے کرام نے سجدۂ شکر کے متعلق امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی عدمِ مشروع کا قول لیا، اُنھوں نے ایسے تیمم سے نماز کے متعلق عدمِ جواز کا قول بیان کیا اور جنہوں نے صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا قول لیا، انہوں نے نماز جائز ہونے کا قول کیا۔ بہر حال فتوی صاحبین کے قول پر ہے اور حکم شرعی یہ ہے کہ سجدۂ شکر مشروع، یعنی جائز، بلکہ مستحب ہے، اس پر کثیر روایات، نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور سَلَف صالحین کے عمل کے حوالے سے موجود ہیں۔ اور جہاں تک امام اعظم رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول ہے کہ سجدۂ شکر، مشروع نہیں، تو فقہائے کرام نے اس کی بھی توجیہ بیان فرمائی کہ یہاں

عدمِ مشروع سے مراد عدمِ وجوب ہے، نہ کہ عدمِ جواز، خود امام اعظم رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول ہے کہ میں اسے بطورِ واجب مشروع نہیں سمجھتا، لہٰذا نفسِ جواز میں کوئی اختلاف نہیں، گویا تینوں ائمہ سے سجدۂ شکر کا جواز ہی ثابت ہے اور صاحبین کے قول پر استحباب بھی ثابت ہے۔

(3)سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا رُجحان و مفتٰی بہ قول:

سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا رُجحان، بلکہ آپ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مؤقف یہی ہے کہ سجدۂ شکر کی نیت سے کیے گئے تیمم کے ساتھ نماز پڑھی جاسکتی ہے، اِسی قول پر فتوی ہے۔ **تفصیل نیچے جزئیات کے ساتھ آرہی ہے۔**

اب ہر ایک کے بالترتیب جزئیات ملاحظہ کیجیے:

(1) کسی عبادت کے لیے کیے گئے تیمم سے جوازِ نماز کے اُصول کے بارے میں تنویر الابصار و در مختار میں ہے:

”(وشرط له) أي للتيمم في حق جواز الصلاة به (نية عبادة مقصودةلا تصح) أي لا تحل ... (بدون طهارة)“ ترجمہ: اور تیمم کے ساتھ نماز جائز ہونے کے لیے ایسی عبادتِ مقصودہ کی نیت ہونا ضروری ہے، جو بلا طہارت جائز نہ ہو۔ **(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الطهارة، باب التيمم، جلد1، صفحہ464، مطبوعہ کوئٹہ)**

اِسی اُصول کو شرح و بَسْط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”عبادتِ غیر مقصودہ مباح کرنے کے لیے جو تیمم ہو گا، اُس سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ جو تیمم رفعِ حدث و حصولِ طہارت کی نیت سے کیا جائے، اُس سے تو نماز وغیرہ سب کچھ جائز ہے، مگر تیمم کے وقت یہ نیت نہ کی ہو، بلکہ صرف اتنا قصد کیا ہو کہ فلاں عبادت ادا کرنے کو تیمم کرتا ہوں، **تو اُس تیمم سے نماز جائز ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ عبادت مقصودہ بھی ہو اور بغیر طہارت کے جائز بھی نہ ہوتی ہو**، ورنہ اگر پانی نہ پانے کی صورت میں محدث بحدث اکبر، خواہ اصغر نے قرآن عظیم چھُونے یا جنب نے مسجد میں جانے کے لیے تیمم کیا، تیمم صحیح ہو جائے گا، لیکن اُس سے نماز رَوَا، نہ ہو گی کہ مسِ مصحف یا دُخولِ مسجد فی نفسہ کوئی عبادت مقصودہ نہیں، بلکہ عبادت مقصودہ تلاوت و نماز ہیں اور یہ اُن کے وسیلے، یوں ہی اگر پانی نہ ملنے کی حالت میں بے وضو نے یاد پر (یعنی زبانی) تلاوت یا

جنب نے اور (دیگر) اذکارِ الٰہی مثل کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھنے کے لیے تیمم کیا، تیمم صحیح ہے اور اس سے نماز ناجائز کہ یہ عبادتیں اگرچہ مقصودہ ہیں، مگر ان کو بے طہارت رَوا تھیں، **تو ظاہر ہوا کہ یہ شرطیں نفسِ تیمم کی نہیں، بلکہ اُس سے جوازِ نماز کی ہیں...... بالجملہ بہ نیتِ عبادت تیمم کرنے سے نماز جائز ہونے کی یہ دو شرطیں ہیں۔** ملخصاً"

(فتاویٰ رضویہ، جلد3، صفحہ556، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

(2) جو تیمم نماز یا جزءِ نماز کے لیے کیا گیا ہو، اُس سے دیگر نمازیں ادا کرنا، جائز ہے، چنانچہ علامہ دہلوی ہندی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:786ھ/1384ء) لکھتے ہیں:" فالحاصل ان قول عامة العلماء رحمهم اللہ لو وقع التيمم للصلاة اولجزء من الصلاة جاز ان يصلی به صلاة اخرى ومالا فلا" ترجمہ: اور حاصلِ کلام یہ ہے کہ اکثر فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کا یہ قول ہے کہ اگر نماز یا نماز کے کسی جز کے لیے تیمم کیا، تو اس سے دیگر نمازیں ادا کرنا، جائز ہے اور جو ایسا نہ ہو، تو اس سے جائز نہیں۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ، کتاب الطھارۃ، الفصل فی التیمم، جلد1، صفحہ365، مطبوعہ کوئٹہ)

سجدۂ شکر کی شرعی حیثیت کے متعلق جزئیات:

سننِ ابن ماجہ میں ہے:" عن أبي بكرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أتاه أمر يسره أو بشر به، خر ساجدا شكراً لله تبارك وتعالى " ترجمہ: حضرت سیدنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوئی خوشی کی خبر پہنچتی یا آپ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے۔

(سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی الصلاۃ والسجدۃ عند الشکر، صفحہ210، مطبوعہ لاھور)

اکابر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور سلف وصالحین کے عمل سے سجدۂ شکر کا ثبوت موجود ہے، چنانچہ علامہ طَحْطَاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں:" قوله : "فهو منسوخ" مردود بفعل أكابر الصحابة بعده صلى الله عليه وسلم كسجود أبي بكر لفتح اليمامة وقتل مسيلمة وسجود عمر عند فتح اليرموك وهو واد بناحية الشأم وسجود علي عند رؤية ذي العذبة قتيلا بالنهر" ترجمہ: ان کا قول کہ سجدۂ شکر منسوخ ہے، تو اس کے نسخ کا دعوی قابلِ قبول نہیں، کیونکہ اکابر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عمل سے ثبوت موجود ہے، جیسا کہ

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے جنگ یمامہ میں فتح اور مسیلمہ کذاب کے قتل کی خبر سن کر سجدۂ شکر کیا، حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے شام کے قریب واقع ایک وادی "یرموک" فتح ہونے پر اور حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے نہر پر ذو العذیہ (خارجی) کو مقتول پا کر سجدۂ شکر ادا کیا۔

(حاشية الطحطاوی علی المراقی، کتاب الصلاۃ، فصل فی سجدۃ الشکر، صفحہ 499، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور سجدۂ شکر کے مستحب ہونے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ / 1836ء) لکھتے ہیں:"وسجدة الشكر: مستحبة به يفتي...(قوله به يفتي) هو قولهما...والأظهر أنها مستحبة كما نص عليه محمد لأنها قد جاء فيها غير ما حديث وفعلها أبو بكر وعمر وعلي، فلا يصح الجواب عن فعله صلى الله عليه وسلم بالنسخ...وفي آخر شرح المنية:...وعليه الفتوى"ترجمہ: اور سجدۂ شکر مستحب ہے، اسی پر فتوی ہے، (علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں) یہ صاحبین کا قول ہے اور زیادہ ظاہر بھی یہی قول ہے کہ یہ مستحب ہے، جیسا کہ امام محمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اِس کی صراحت فرمائی، کیونکہ اس پر بہت سی احادیث وارد ہیں اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر و مولیٰ علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھم کا عمل بھی مروی ہوا، لہٰذا اس کے متعلق نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عمل منسوخ ہونے کا قول درست نہیں اور شرح منیہ کے آخر میں ہے:...اِسی پر فتوی ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی سجدۃ الشکر، جلد2، صفحہ 720، مطبوعہ کوئٹہ)

سجدۂ شکر کے مشروع اور مستحب ہونے کے متعلق سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:"اپنا رب حقیقی و مالک بالذات جان کر اس کے حضور غایتِ تذلل کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا سجدہ عبادت ہے اور معبود نہ جان کر صرف اس کی عظمت کے لئے روبخاک ہونا سجدہ تعظیم ہے......اور حق شناسی نعمت کے اظہار کو سجدۂ شکر اول و آخر مولیٰ عزوجل کے لیے ہیں۔ پہلا فرض اور پچھلا مستحب۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ 413، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک سجدۂ شکر کے عدمِ مشروع کی توجیہ:

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ /1836ء) لکھتے ہیں:"وأما عند الامام فنقل عنه في المحيط أنه قال لا أراها واجبة لأنها لو وجبت لوجب في كل لحظة لأن نعم الله تعالى على عبده

متواترۃ وفیہ تکلیف ما لا یطاق "ترجمہ: بہر حال امام اعظم رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے مؤقف کے متعلق محیط میں نقل کیا گیا کہ آپ عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ نے فرمایا: میں اس کو واجب نہیں سمجھتا، کیونکہ اگر یہ واجب ہو، تو ہر لمحے ہی واجب قرار پائے گا، اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں بندے پر مسلسل رہتی ہیں، لہٰذا اس امر کا مکلف کرنا تکلیف مالایُطاق ہے (اور شریعت کسی کو بھی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتی)۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی سجدۃ الشکر، جلد2، صفحہ720، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک عدمِ مشروع کا مطلب بیان کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ لکھتے ہیں: "امامِ مجتہد برہان الدین محمود نے ذخیرہ میں بروایتِ امام محرر المذہب حضرت محمد بن الحسن، امام الائمہ مالک الازمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ سجدۂ شکر مشروع نہیں۔ اور علماء نے اس کے معنٰی عدمِ وجوب لیے، اشباہ میں ہے: "سجدۃ الشکر جائزۃ عند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالی علیہ لا واجبۃ وھو معنی ماروی عنہ انھا لیست مشروعۃ ای وجوباً، ھو اقرہ علیہ العلامۃ السید الحموی فی غمز العیون والسیدان الفاضلان احمد الطحطاوی و محمد الشامی فی حواشی الدر" امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سجدۂ شکر جائز ہے، واجب نہیں، یہی اس کا معنٰی ہے، جو امام صاحب سے مروی ہے کہ سجدۂ شکر مشروع نہیں یعنی وجوباً مشروع نہیں۔ اسے علامہ سیدی حموی نے غمز العیون میں اور علامہ سید احمد طحطاوی وعلامہ سید محمد شامی نے حواشی در مختار میں برقرار رکھا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ786، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسئلہ مَبحوث عنہا کے متعلق مجددِ اعظم سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ رَبِّ العِزَّت کا رُجحان و مؤقف:

امامِ اہلِ سنّت رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا رجحان، بلکہ آپ عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ کا موقف بھی یہی ہے کہ سجدۂ شکر کے لیے تیمم کیا، تو اس تیمم سے نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں، چنانچہ آپ عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ نے پہلے علامہ حصکفی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے قول کو نقل کر کے اس کا رَد کیا، جو اس بات کی طرف مُشیر ہے کہ امام اہلسنت رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے عدمِ جواز کے قول کو اختیار نہیں کیا، پھر اس کے بعد دوبارہ علامہ حصکفی عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ کی عبارت پر انہی کی دوسری عبارت کے ذریعے ایک نقض وارد کیا اور بَصراحت مسئلہ مبحوث عنہا میں جواز کا فتوی صادر فرمایا جس سے روزِ روشن کی طرح امام اہلسنت رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا

مؤقف واضح ہو جاتا ہے۔ نیز ایک موقع پر امام اہل سنت رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے عبادت کی اَقسام کا ذکر کرتے ہوئے عبادت مقصودہ و مشروطہ بالطہارت کو ذکر کر کے مثال میں سجدۂ شکر کو بھی بیان فرمایا اور آخر میں اس کی نیت سے کیے گئے تیمم کے ساتھ نماز درست ہونا بیان فرمایا۔

خلاصۂ بحث: امام اہلسنت رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے بھی اُسی موقف کو اپنایا ہے، جو علامہ شامی، طحطاوی عَلَیۡہِمَا الرَّحۡمَۃ وغیر ہمانے اپنایا ہے کہ اس مسئلہ میں ایسے تیمم سے نماز جائز ہے۔

بالترتیب تینوں باتوں کے جزئیات ملاحظہ کیجیے:

(1) چنانچہ امامِ اہلِ سنّت رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ لکھتے ہیں، (خط کشیدہ کے بعد سے آخر تک امام اہلسنت کے الفاظ ہیں): " (قال الحصکفی) لا شکراً فی الاصح۔ قال ش ھذا بناء علی قول الامام انھا مکروھۃ اما علی قولھما المفتی بہ انھا مستحبۃ **فینبغی صحتہ وصحۃ الصلاۃ بہ** افادہ ح و کذا اقرہ ط فاجتمع علیہ السادۃ الثلٰثۃ۔ اس کے بعد در مختار میں ہے: (علامہ حصکفی نے فرمایا) اصح قول کی بنیاد پر سجدۂ شکر کے تیمم سے نماز کی اجازت نہیں۔ علاّمہ شامی نے کہا سجدۂ شکر کی نفی امام اعظم کے اس قول کی بنیاد پر ہے کہ سجدۂ شکر مکروہ ہے، لیکن صاحبین اس کے مستحب ہونے کے قائل ہیں اور ان کا قول مفتی بہ ہے، **لہٰذا اس قول کی بنیاد پر اس کے لیے تیمم صحیح ہونا چاہیے اور اس سے نماز بھی صحیح ہونی چاہیے،** حلبی نے یہ افادہ فرمایا، اسی طرح طحطاوی نے بھی اسے برقرار رکھا، تو یہ تینوں حضرات (سید حلبی، سید طحطاوی، سید شامی) اس پر متفق ٹھہرے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 3، صفحہ 560، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

(2) صاحبِ در کی عبارت پر نقض وارد کر کے قولِ جواز پر فتوی ہونا بیان کیا اور اس پر صاحبین کے قول سے حوالہ کیا، چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ "جَدُّ الْمُمْتَار" میں لکھتے ہیں: " اقول: والعجب من الشارح کیف یجعل النفی اصح مع قولہ سجدۃ الشکر مستحبۃ بہ یفتی۔ ولا شک ان الفتوی علی ھذا فتوی علی جواز الصلاۃ بتیمّم فعل لھا قال الغنیۃ عن المصفی قالا ھو قربۃ یثاب علیہ وعلیہ یدل ظاھر النظم "یعنی میں یہ کہتا ہوں کہ شارح (صاحبِ در مختار) پر تعجب ہے کہ سجدۂ شکر کی نفی کو انہوں نے اصح کیسے قرار دیا، حالانکہ خود ان کی عبارت موجود ہے کہ "سجدۂ شکر مستحب ہے"، اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ **اور اس میں شک نہیں کہ سجدۂ شکر کے استحباب پر فتوی اس پر بھی فتوی ہے کہ اس کی ادائیگی کے لیے جو تیمم کیا گیا ہو اس سے نماز جائز ہے۔** غنیہ میں

مصفی کے حوالہ سے ہے:"صاحبین نے فرمایا: سجدۂ شکر قربت ہے جس پر ثواب ہوگا۔ اور نظم کے ظاہر سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ **(جدالممتار، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، جلد2، صفحہ245، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

(3) **اور عبادت کی چار اقسام میں سے پہلی قسم بیان کرتے ہوئے اِمامِ اہلِ سنّت** رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: **"مقصودہ مشروطہ جیسے** نمازِ و نمازِ جنازہ و سجدۂ تلاوت **وسجدۂ شکر کہ سب مقصود بالذات ہیں اور سب کے لیے طہارتِ کاملہ شرط**، یعنی نہ حدثِ اکبر ہو نہ اصغر۔ نیز یاد پر تلاوتِ قرآنِ مجید کہ مقصود بالذات ہے اور اس کے لیے صرف حدثِ اکبر سے طہارت شرط ہے، بے وضو جائز ہے...... **پانی نہ ہونے کی حالت میں چاروں قسموں کے لیے تیمم صحیح ہے اور نماز صرف اسی سے ہوسکے گی جو** اس عام نیتِ تطہیر و رفع حدث سے کیا گیا یا **خاص قسمِ اوّل کی نیت سے۔"**

(فتاویٰ رضویہ، جلد3، صفحہ557، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

16صفر المظفر 1444ھ/13 ستمبر 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے